مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

نزہۃُ البساتین

حصۂ دوم

ملقب بہ

افانین الیاسِمین

ترجمہ

(حضرت مولانا) جعفر علی صاحب نگینوی

ناشِر

ایچ-ایم سعید کمپنی

ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

مطبوعہ

ایجوکیشنل پریس کراچی

تاریخ طبع

جون سنہ ۱۹۷۱ء

مطابق

ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۱ھ

قیمت

چھ روپے (۶)

مشرقی پاکستان آفس

قرآن منزل

بابو بازار ـــــ ڈھاکہ

فہرستِ مضامین

نزہت البساتین حصہ دوم الملقب بہ افانین الیاسمین

عنوانات	صفحہ
خطبۂ مترجم رح	۴
تقریظ حضرت المحترم مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ العالی	۶
حکایات منتخبہ از تاریخ الخلفاء	۱
حکایات منتخبہ از تہذیب التہذیب (جلد اول)	۱۰
حکایات منتخبہ از تذکرۃ الحفاظ	۲۳
حکایات منتخبہ از کنز العمال	۳۵
حکایات منتخبہ از اصابہ	۴۷
حکایات از مہلکات و منجیات احیاء العلوم	۴۸ تا ۱۵۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ[1] حضرت المحترم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم

مفتی اعظم پاکستان وصدر دار العلوم کراچی

اولیاء اللہ کی زیارت وصحبت جسطرح انسان کی عملی واخلاقی اصلاح کیلئے نسخۂ اکسیر ہے اسیطرح دوسرے درجہ میں اُن کے حالات وملفوظات کا مطالعہ کرنا اور سُننا بھی بیحد مفید ومجرّب ہے لیکن ان حضرات کے حالات وملفوظات کو جمع کرنے والوں نے عموماً نقل وروایت کے معاملے میں بہت تساہل برتا ہے ان بزرگوں کیطرف بہت سی ایسی چیزیں منسوب کردی ہیں جو عوام کے اعمال واخلاق بلکہ عقائد کیلئے بھی مضر ہیں اسلئے ضروری ہے کہ اس کام کیلئے صرف مستند ومعتبر مصنفین کی کتابوں کو پڑھا جائے آٹھویں صدی ہجری کے بہت بڑے عالم اور ولی اللہ حضرت یافعی یمنی کی کتاب روض الریاحین ایسی ہی کتاب ہے جسکی حکایت وروایت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے یہ کتاب عربی میں تھی اسکا اردو ترجمہ نزہۃ البساتین کے نام سے عرصہ دراز ہوا متحدہ ہندوستان میں مطبع مجیدی کانپور سے شائع ہوا تھا اور پھر نایاب ہوگیا۔

ہمارے حضرت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہٗ اپنے اصحاب مریدین کو اس کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیا کرتے تھے۔ مگر اب اُسکی نایابی کے سبب یہ مشکل ہوگیا تھا۔

اتفاقاً ایک روز عزیزی محمد ذکی صاحب جو مالک مطبع مجیدی کے فرزند ارجمند ہیں سے میری ملاقات ہوگئی تو میں نے انکو یاد دلایا کہ آپکے والد ماجد نے ایک بہترین کتاب شائع کی تھی اب وہ عرصہ سے نایاب ہے کیا آپ اسکی طباعت کی طرف توجہ دینگے ؟ موصوف نے بڑی خوشدلی سے اسکو قبول کیا اور بحمد اللہ اب وہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر ناظرین کے سامنے آنیوالی ہے امید ہے کہ اہل دین واصلاح اسکی قدر پہچانیں گے اور اپنے گھروں میں اس کا مطالعہ کرنے اور دوسرے گھر والوں کو سنانے کا اہتمام کریں گے۔

ضروری ہدایا لیکن بزرگوں کے حالات ومقالات کا نرا مطالعہ بعض اوقات غلط فہمیوں کا بھی سبب بنجاتا ہے اسلئے سطور ذیل لکھی جاتی ہیں کہ انکی رعایت پیش نظر رہے تو مضر پہلو سے نجات ہوسکے۔

---

[1] حضرت مولانا مفتی صاحب مد ظلہ العالی نے یہ تقریظ نزہۃ البساتین حصہ اول کے لئے تحریر فرمائی تھی جو تبرکاً اس حصہ دوم میں بھی شامل کردی گئی ہے۔

حکایت (۵۲۴) حضرت عبداللہ ابن عامر ابن ربیعہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھاس کا تنکا زمین پر سے اُٹھایا اور کہنے لگے کاش میں یہ تنکا ہوتا، کاش میں کچھ نہ ہوتا، کاش مجھے میری ماں نہ جنتی اور حضرت عبیداللہ ابن عمر ابن حفص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مشک پانی سے بھری ہوئی اُٹھائی اس کے متعلق لوگوں نے کچھ کہا، فرمایا مجھے اپنا نفس اچھا نظر آنے لگا تھا میں نے اسے ذلیل کرنا چاہا۔

حکایت (۵۲۵) حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں آپ کے خسر آئے اور چاہا کہ انہیں بیت المال سے کچھ دیا جائے حضرت نے انہیں ڈانٹا، اور فرمایا، تم چاہتے ہو اللہ تعالیٰ سے میں خائن بادشاہ بن کے ملاقات کروں پھر انہیں اپنے مال میں سے دس ہزار درہم دیئے۔

حکایت (۵۲۶) حضرت نخعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے زمانے میں تجارت کرتے تھے۔

حکایت (۵۲۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عام رمادہ[1] میں تیل کھانے کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیٹ میں قراقر ہونے لگا۔ اور آواز پیدا ہوئی، آپ نے گھی اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ آپ پیٹ کو انگلی سے دبا کے فرمایا، ہمارے پاس اس تیل کے سوا کچھ نہیں ہے، یہانتک کہ لوگ دوبارہ سرسبز ہوں

حکایت (۵۲۸) حضرت سفیان ابن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، سب سے دوست میرے نزدیک وہ ہے جو میرے عیب مجھ پر ظاہر کرے

حکایت (۵۲۹) حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ایک ہاتھ سے انہوں نے گھوڑے کا کان پکڑا اور ایک ہاتھ سے اپنا کان پکڑا، پھر اس کی پشت پر سوار ہوئے۔ اور حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غصہ آیا اور ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا گیا یا اللہ کا خوف دلایا گیا، یا کسی نے کوئی آیت قرآن شریف کی تلاوت کی تو اس وقت وہ اپنے ارادے سے

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کئی سال پے در پے قحط سالی ہوئی، اس زمانے کو عام رمادہ کہتے ہیں۔